© rasailojaraid.com

ایک اسلامی ملک......انڈونیشیا

محمد یاسین ظفر
پرنسپل جامعہ سلفیہ

اسلام کے ساتھ حسد اور بغض رکھنے والے بعض مستشرقین کا یہ دعویٰ ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ اور جن علاقوں کو فتح کیا گیا وہاں غیر مسلموں پر بھاری ٹیکس لگائے، ان کی آزادی کو سلب کیا گیا اور ان پر ظلم و زیادتی کی گئی جس کی وجہ سے لوگ مسلمان ہوتے چلے گئے۔

لیکن اس دعویٰ کی کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ ہی تاریخ عالم میں کوئی ایسا واقعہ رونما ہوا۔ جہاں کسی ایک شخص کو بھی بزور شمشیر مسلمان کیا گیا ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ایک آفاقی دین ہے۔ اس کی تعلیمات بھی بڑی واضح ہیں قرآن حکیم میں ارشاد ہے لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی .... الآیۃ۔

اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ کسی کو زبردستی دائرہ اسلام میں داخل نہیں کیا جاسکتا۔ چونکہ یہ دین برحق ہے لہٰذا جو قبول کرے گا۔ وہ اپنا ہی بھلا کرے گا نہ قبول کرنے والا آخرت کو جواب دہ ہوگا۔

اسلام اپنے حسن اخلاق، مثالی تعلیمات، دیانت و امانت جیسے اوصاف کی بدولت لوگوں کے دلوں میں خود جگہ بناتا ہے یہی باعث ہے کہ لوگ خود ہی اسے بخوشی قبول کرتے ہیں مشرق سے مغرب تک ایک بھی خطہ ایسا نہیں جہاں کے باشندوں کو زبردستی قبول اسلام کیلئے مجبور کیا گیا۔

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ مشرق بعید کے ممالک تک اسلام فتوحات کے ذریعے نہیں بلکہ مسلمان تاجروں اور اسلام کے مبلغوں کے ذریعے پہنچا، یا وہ لوگ جنہوں نے اسلامی ممالک بالخصوص عربی علاقوں سے تعلیم حاصل کی۔ مسلمانوں کے رویوں سے متاثر ہوئے خود بھی اسلام قبول کیا اور واپس جاکر اپنے ہم وطنوں کو اسلام کے سنہری اصولوں سے آگاہ کیا۔ ان کی حکیمانہ دعوت پر وہ بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے

دین اسلام ایک برحق دین ہے جس کی حقانیت کی بدولت اس کی قبولیت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی سچائی کو قبول کروانے کیلئے شمشیر کی قطعاً ضرورت نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت پسند آدمی جو ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو، وہ اسلام کی حقانیت کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا

ان ممالک میں ایک عدیم المثال ملک انڈونیشیا ہے جو آبادی کے اعتبار سے دنیا میں چوتھے نمبر پر ہے۔ یہ ایک اسلامی ملک ہے جو بر اعظم ایشیا کے جنوب مشرق کی طرف واقع ہے اس کے کل جزیروں کی تعداد 6368 ہے جن میں 664 جزیرے آباد ہیں جبکہ باقی غیر آباد جنگلوں پر مشتمل ہیں۔ یہ ملک خط استوا پر واقع ہے۔ یہاں کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے اور سخت گرمیوں میں بھی فضا معتدل رہتی ہے کیونکہ ہر طرف وسیع سمندر ہے۔ اور ہر وقت خوشگوار ہوائیں چلتی ہیں اور ہوا میں رطوبت کا تناسب زیادہ ہونے کے باعث کثرت سے بارشیں ہوتی ہیں۔

انڈونیشیوں کی اکثریت ملائی نسل سے تعلق رکھتی ہے منگول نسل سے تعلق رکھنے والے یہ لوگ قبل مسیح نقل مکانی کر کے ان جزیروں میں آباد ہوئے ان کے علاوہ یہاں چینی، جاپانی، ہندی نسل کے لوگ بھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ عربی النسل بھی یہاں آباد ہیں لیکن ان کی تعداد بہت قلیل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ مقامی باشندے ان کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ ایک ایسے خطے سے تعلق رکھتے جہاں رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے اس روحانی تعلق کی بنا پر وہ انہیں خاص مقام دیتے ہیں۔

انڈونیشیا میں تیس 30 زبانیں ہیں اور ڈھائی سو لھجات ہیں لیکن ان میں ملائی زبان کو سب پر فوقیت حاصل ہے یہی زبان سرکاری شمار ہوتی ہے اس میں عربی کلمات بکثرت پائے جاتے ہیں اور عربی حروف ابجد کے اعتبار سے لکھی جاتی ہے۔

ھالینڈ اور پرتگالیوں نے جب انڈونیشیا پر قبضہ کیا تو انہوں نے زبردستی عربی رسم الخط کو تبدیل کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ تاکہ انڈونیشیا کا عالم اسلام اور بالخصوص عرب دنیا سے رابطہ منقطع ہو جائے لیکن انڈونیشی لوگوں نے ان کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔ اسلام پر بے جا تنقید کرنے والوں کو یہ بات کیوں نظر نہیں آئی کہ ان میں اتنا حوصلہ بھی نہیں کہ کوئی زبان عربی رسم الخط میں لکھی جائے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اس طرح مسلمانوں کا قلبی تعلق قرآن حکیم کے ساتھ رہتا ہے۔ لہٰذا عربی رسم الخط کو ختم کر کے اسے انگریزی یا رومن انگریزی میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ تاکہ مسلمانوں میں یورپی ثقافت فروغ پائے ایسے لوگ کیونکر مسلمانوں کا عقیدہ اور ان کی تہذیب کو برداشت کریں گے، بدنصیبی کی بات ہے کہ کمال اتاترک نے جب ترکی زبان کو عربی رسم الخط سے انگریزی میں تبدیل کیا تو ہالینڈ نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا اور انگریزی رسم الخط کو سرکاری قرار دیا گیا۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ انڈونیشیوں نے عربی رسم الخط کو نہ صرف زندہ رکھا بلکہ عربی زبان کی تدریس کا خصوصی اہتمام کیا، اس کیلئے مثالی مدارس قائم کئے اور بعض اسلامی جمیعات نے عربی زبان کے فروغ کیلئے وسیع پروگرام مرتب کئے تاکہ لوگ عربی زبان سے وابستہ رہیں اور اسلام کی تعلیمات کو براہ راست قرآن وحدیث میں سیکھ سکیں، یہی باعث ہے کہ آج بھی انڈونیشی نوجوان عربی بول چال اور لکھنے کی مہارت رکھتے ہیں۔

انڈونیشیا کی اقتصادی حالت:

انڈونیشیا اقتصادی لحاظ سے ایک غنی ملک ہے یہاں زراعت کو بڑی ترقی حاصل ہوئی ہے تمام زرعی اجناس بکثرت پائی جاتی ہیں چونکہ بارشیں بکثرت ہوتی ہیں جس کی وجہ سے فصلیں خوب ہوتی ہیں۔ ان میں چاول، گندم، مکئی، خوردنی تیل، مونگ پھلی، چائے کی پیداوار بہت زیادہ ہے ربڑ کی پیداوار میں یہ ملک دنیا میں سرفہرست ہے اور 40 فیصد برآمد کرتا ہے۔ انڈونیشیا تیل میں بھی خودکفیل ہے اور وہ عالمی تنظیم اوپیک کا ممبر ہے۔ علاوہ ازیں قدرتی معدنیات سے مالا مال یہ ملک کوئلہ خام المونیم لوہا بھی برآمد کرتا ہے۔ جب دنیا میں صنعتی انقلاب برپا ہوا تو یہ ملک بھی اس ترقی میں شامل ہوا اور بہت ساری مصنوعات ملک میں نہ صرف بننے لگیں بلکہ معیار اور کوالٹی کے اعتبار سے دنیا میں ایک خاص مقام حاصل کر لیا۔ جس کی وجہ سے اس کی مانگ اب بھی پائی جاتی ہے۔

انڈونیشیا کا 60 فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہے جہاں کی لکڑی تعمیراتی کاموں میں استعمال ہوتی ہے اور اس کی مانگ ہر ملک میں ہے۔ اکثر جزیروں کے باشندے یہ کام کرتے ہیں اور انواع اقسام کی مچھلی ڈبوں میں پیک کر کے برآمد کی جاتی ہے۔

انڈونیشیا میں اسلام:

تاریخ عالم سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ انڈونیشیا ان ممالک میں سے نہیں ہے جس کو عرب مسلمانوں نے فتح کیا ہو اور نہ ہی کسی دور میں یہاں فوج کشی کی گئی لیکن یہاں اسلام کیسے پہنچا اس کا تعین کرنا ذرا مشکل ہے بعض کے نزدیک یہاں بھی صدر اسلام میں دعوت اسلام کا کام شروع ہو گیا تھا اور بعض تاجروں کے ذریعے اسلام کی تعلیمات یہاں پہنچی تھیں لیکن بعض مورخین کے نزدیک عصر عباسی میں اسلام انڈونیشیا میں داخل ہوا۔ جب فتوحات کا سلسلہ ختم ہوا اور لوگوں میں علم و عرفان کا ذوق پیدا ہوا اور عرب تاجر بحری جہازوں کے ذریعے مال تجارت لیکر مشرق بعید کی طرف نکلے اور مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے انڈونیشیا میں داخل ہوئے۔ اسی سفر میں اسلام کے مبلغ داعی اور علماء بھی ان کے ساتھ تھے جن کے حسن سلوک، اعلیٰ اخلاقی روایات، امانت و دیانت، عدل و مساوات کی بدولت مقامی باشندے بے حد متاثر ہوئے اور جوق در جوق اسلام قبول کر گئے۔

اسی طرح انڈونیشی تاجر بھی تجارت کی غرض سے عرب ممالک آتے بالخصوص بغداد جو کہ اس وقت پوری [illegible]

(بقیہ: صفحہ 12 پر)

© rasailojaraid.com